ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

اسلام میں عبادت خانے کا تصور، احکام اور عصری صورت حال: تحقیقی مطالعہ

Concept of House of Worship in Islam, Commands and Contemporary Situation: A Research Study

امان اللہ

پی ایچ ڈی سکالر، گومل یونیورسٹی، ڈی آئی خان

ڈاکٹر محمد شعیب گنگوہی

لیکچرر شعبہ اسلامیات و عربی، گومل یونیورسٹی، ڈی آئی خان

Abstract

Like every religion, Islam has also a central place of worshipping called "MASJID", which is also a place of contacts for rnuslims. The very first Masjid built on the surface of earth is "MASJiD HARAM" in Makka, Saudi Arabia. In every divine creed and code. Prayers (SALAH) is the foremost obligation, which can be best performed at some central place. Masjid is the proper place to comply with this obligation. That is why MASJID, is the most favorite place before Allah. For every centre of worship, there is strict code of discipline, So have our Masjids. Some of the norms and disciplines ,as ordered by our holy prophet(SAW) for Masjid are to don't eat onion or garlic while coming to Masjid ,No business or worldly discussion in Masjid, Make Masjid fragrant, Say welcome prayers just after coming to Masjed (TAHIAT UL MASJID), speak in lowest possible voice in Masjid. So Masjids are specified for praying practices and religious teaching-learning. Now a days masjids are well built and well decorated and ornamented lavishly with least spirit of seeking of Allah's pleasures. So we need to create worship and obedience and complying spirit to Allah, his prophet (SAW), and all of their teachings. Only there we can become true rnuslims , maintaining our masjids as commanded and guided by Allah and his beloved Prophet(SAW).

Keywords: Masjid, Norms, Disciplines, Tariat-ul-Masjid, Allah, Prophet (SAW)

اسلام میں عبادت خانے کا تصور

ہر مذہب کے پیروکار اپنی عبادت اپنے عبادت خانے میں ادا کرتے ہیں۔ وہ اپنے معبد کا بے حد احترام کرتے ہیں۔ اسی طرح اسلام میں جملہ عبادات کی ادائیگی کے لیے عبادت خانے کا ہونا ضروری ہے۔ مسلمانوں کے عبادت خانے کو مسجد کہا جاتا ہے۔ مسجد اسم ظرف کا صیغہ ہے جس کے معنی سجدہ کرنے کی جگہ۔ سجدہ بھی ایک رکن نماز ہے، اس لیے نماز پڑھنے کی جگہ کو مسجد کہا جاتا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے:

وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا۔(1)

ترجمہ: "اور یہ کہ مسجدیں صرف اللہ ہی کے لیے خاص ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو"۔

اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ مسجدوں کے قیام کا مقصد صرف ایک اللہ کی عبادت ہے۔ مسلمان اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت نہیں کرتے۔ کیونکہ سب سے پہلا عبادت خانہ جو اللہ کی عبادت کے لیے تعمیر کیا گیا ہے، وہ ہے جو مکہ میں ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِّلْعَالَمِينَ۔ (2)

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ کا پہلا گھر جو لوگوں کے لیے مقرر کیا گیا وہ ہے جو مکہ میں ہے جو تمام دنیا کے لیے برکت و ہدایت والا ہے"۔

صحیح مسلم کی روایت میں ہے سب سے پہلی عبادت گاہ روئے زمین پر مسجد حرام ہے۔

عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ سَاَلْتُ رسُول اللهِ ﷺ عَنْ اَوَّلِ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِىْ الاَرْضِ ، قَالَ المَسْجِدِ الحَرام۔ (3)

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

ترجمہ:"حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ زمین میں سب سے پہلی مسجد کون سی بنائی گئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مسجد حرام"۔

ہر نبیؑ کی تعلیم میں اور ہر آسمانی شریعت میں ایمان کے بعد پہلا حکم نماز ہی کا رہا ہے۔ اس کی تحصیل و تکمیل کے لیے یہ بھی ضروری تھا کہ نماز کا کوئی اجتماعی نظام ہو۔ اسلامی شریعت میں اِس اجتماعی نظام کا ذریعہ مسجد اور جماعت کو بنایا گیا ہے۔ ذرا سا غور کرنے سے ہر شخص سمجھ سکتا ہے اس اُمّت کی دینی زندگی کی تشکیل و تنظیم اور تربیت و حفاظت میں مسجد اور جماعت کا کتنا بڑا دخل ہے۔ اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے ایک طرف تو جماعتی نظام کے ساتھ نماز ادا کرنے کی انتہائی تاکید فرمائی اور ترکِ جماعت پر سخت سے سخت وعیدیں سُنائیں اور دوسری طرف آپ ﷺ نے مساجد کی اہمیت پر زور دیا اور کعبۃ اللہ کے بعد بلکہ اسی کی نسبت سے اُن کو بھی "خدا کا گھر" اور اُمت کا دینی مرکز بنایا اور اُن کی برکات اور اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ان کی عظمت و محبوبیت بیان فرما کر اُمت کو ترغیب دی کہ اُن کے جسم خواہ کسی وقت کہیں ہوں لیکن اُن کے دلوں اور اُن کی روحوں کا رُخ ہر وقت مسجد کی طرف رہے۔

انسان کی زندگی کے دو پہلو ہیں۔ ایک ملکوتی و روحانی، یہ نورانی اور لطیف پہلو ہے اور دوسرا مادی و بہیمی جو ظلماتی اور کثیف پہلو ہے۔ ملکوتی و روحانی پہلو کا تقاضا اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کا ذکر جیسے مقدس اشغال ہیں، انہیں سے اس پہلو کی تربیت و تکمیل ہوتی ہے اور انہیں کی وجہ سے انسان اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت و محبت کا مستحق ہوتا ہے اور ان مبارک اشغال و اعمال کے خاص مراکز مسجدیں ہیں جو ذکر و عبادت سے معمور رہتی ہیں۔ اِس لیے انسانی بستیوں اور آبادیوں میں سے اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں سب سے زیادہ محبوب یہی مسجدیں ہی ہیں۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

عَنْ ابِیْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَحَبُّ البِلَادِ اِلَى اللهِ مَسَاجِدُ هَا وَ اَبْغَضُ البِلَادِ اِلَى اللهِ اَسْوَ اقُهَا"۔ (4)

ترجمہ:"حضرت ابو ھریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شہروں اور بستیوں میں سے اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ان کی مسجدیں ہیں اور سب سے زیادہ مبغوض اُن کے بازار اور منڈیاں ہیں"۔

اِس حدیث کی رُو سے بھی عبادت خانے کا تصور اُجاگر ہوتا ہے کہ اہل ایمان کو چاہئیے کہ وہ مسجدوں سے زیادہ سے زیادہ تعلق رکھیں اور اُن کو اپنا مرکز بنائیں اور منڈیوں اور بازاروں میں صرف ضرورت سے جائیں اور اُن سے دل نہ لگائیں اور وہاں کی آلودگیوں مثلاً جھوٹ، فریب اور بددیانتی سے اپنی حفاظت کریں۔ ان حدود کی پابندی کے ساتھ بازاروں سے تعلق رکھنے کی اجازت دی گئی ہے۔

دوسری حدیث میں جناب نبی کریم ﷺ کا فرمان عالی شان ہے:

عَنْ ابِیْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ فِیْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ اِمَامٌ عَادِلٌ وَ شَابٌّ نَشَاَ فِیْ عِبَادَةِ اللهِ وَرَجُلٌ قَلبُهٗ مُعَلَّقٌ بِالمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتّٰى يَعُوْدَ اِلَيْهِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَ تَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَ رَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَ رَجُلٌ دَعَتْهُ اِمْرَأَةٌ ذَاتُ حَسْبٍ وَ جَمَالٍ فَقَالَ اِنِّی اَخَافُ اللهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهٗ ۔ (5)

ترجمہ:"حضرت ابو ھریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سات قسم کے آدمی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے سایہ میں جگہ دے گا۔ قیامت کے اُس دن میں جس دن کہ اس کے سایہ رحمت کے سوا کوئی دوسرا سایہ نہیں ہو گا، ایک عدل و انصاف سے حکمرانی کرنے والا فرمانروا، دوسرا وہ جوان جس کو جوانی میں عبادت کی چاٹ لگی ہو، تیسرا وہ مرد مومن جس کا حال یہ ہے کہ مسجد سے باہر جانے کے بعد بھی اس کا دل مسجد ہی سے اٹکا رہتا ہے۔ جب تک کہ پھر مسجد میں

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

نہ آجائے۔ اور چوتھے وہ دو آدمی جنہوں نے اللہ کے لیے باہم محبت کی، اُسی پر جُڑے رہے اور اُسی پر الگ ہوئے۔ پانچواں خدا کا وہ بندہ جس نے اللہ کو یاد کیا تنہائی میں تو اُس کے آنسو بہہ پڑے اور چھٹا وہ مردِ خدا جسے حرام کی دعوت دی کسی ایسی عوت نے جو خوبصورت بھی ہے اور صاحب وجاہت و عزت بھی، تو اُس بندے نے کہا کہ میں خدا سے ڈرتا ہوں اور ساتواں وہ شخص جس نے اللہ کی راہ میں صدقہ کیا اور اس قدر چھپا کر کیا کہ گویا اس کے بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہیں کہ اس کا داہنا ہاتھ اللہ کی راہ میں کیا خرچ کر رہا ہے اور کس کو دے رہا ہے۔ (6)

یہ معاشرے کے کمیونٹی سنٹر ہیں۔ مساجد کا فیضان قیامت تک جاری رہے گا۔ مساجد کعبۃ اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ اِن کی آباد کاری عمدہ قالین اور سنگ مرمر سے نہیں بلکہ نمازیوں اور اعمال کی کثرت سے ہوتی ہے۔ عام مسلمانوں کا ربط مسجد سے جوڑ کر اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑا جائے تاکہ مسلمان مسجد آکر عبادات، نماز، ذکر اذکار، تزکیہ اور تعلیم و تبلیغ کے ذریعے اللہ کریم کا قرب حاصل کریں۔ مسلمان کی زندگی عبادات ہوں یا معاملات مقصود رب کی رضا اور خوشنودی ہونی چاہئیے۔ عبادت خانے میں رب تعالیٰ کی خصوصی رحمتیں اور برکتیں بندوں کی طرف متوجہ ہو کر دارین کی فلاح کا سبب بنتی ہیں۔ تعمیر مسجد کے بارے میں آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے۔

مَن بَنٰی لِلّٰہِ مَسْجِدًا بَنَی اللهُ لَهٗ بَیْتًا فِی الجَنَّةِ ۔ (7)

ترجمہ: "جو کوئی اللہ کے لیے مسجد تعمیر کرائے تو اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جنت میں محل تعمیر فرمائیں گے"۔

قرآن وحدیث کے بہت سے ارشادات سے معلوم ہوتا ہے کہ آخرت میں ہر عمل کا صلہ اس کے مناسب عطا ہوگا۔ اس بنیاد پر مسجد بنانے والے کے لیے جنت میں ایک شاندار محل عطا ہونا یقیناً قرین حکمت ہے۔ مساجد کی تعمیر اور آبادی صرف نیک مسلمانوں ہی کا کام ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّهِ مَنْ آمَنَ بِاللّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَ أَقَامَ الصَّلاَةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَلَمْ يَخْشَ إِلاَّ اللّهَ فَعَسَى أُوْلَـئِكَ أَن يَكُونُواْ مِنَ الْمُهْتَدِينَ ۔ (8)

ترجمہ: "وہی آباد کرتا ہے مسجدیں اللہ کی جو یقین لایا اللہ پر اور آخرت کے دن پر اور قائم کیا نماز کو اور دیتا رہا زکوۃ اور نہ ڈرا سوائے اللہ کے کسی سے۔ سو امیدوار ہیں وہ لوگ کہ ہوویں ہدایت والوں میں"۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ مساجد کی اصلی عمارت صرف وہی لوگ کر سکتے ہیں جو عقیدہ اور عمل کے اعتبار سے احکام الٰہی کے پابند ہوں گے۔ اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جو شخص مساجد کی حفاظت، صفائی اور دوسری ضروریات کا انتظام کرتا ہے اور جو عبادت اور ذکر اللہ کے لیے یا علم دین اور قرآن پڑھنے پڑھانے کے لیے مسجد میں آتا جاتا ہے اس کے یہ اعمال اُس کے مومن ہونے کی شہادت ہیں۔

احکام

مساجد دین اسلام میں بنیادی اہمیت کی حامل ہیں اور اسلام کے عظیم شعائر میں سے ہیں۔ قرآن وحدیث میں ان کے احکام کو مختلف طریقوں سے بیان کیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّهِ مَنْ آمَنَ بِاللّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَ أَقَامَ الصَّلاَةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَلَمْ يَخْشَ إِلاَّ اللّهَ فَعَسَى أُوْلَـئِكَ أَن يَكُونُواْ مِنَ الْمُهْتَدِينَ ۔ (9)

ترجمہ: "وہی آباد کرتا ہے مسجدیں اللہ کی جو یقین لایا اللہ پر اور آخرت کے دن پر اور قائم کیا نماز کو اور دیتا رہا زکوۃ اور نہ ڈرا سوائے اللہ کے کسی سے۔ سو امیدوار ہیں وہ لوگ کہ ہوویں ہدایت والوں میں"۔

اس آیت کریمہ کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مساجد حقیقت میں ایسے ہی اولو العزم مسلمانوں کے دم سے آباد رہ سکتی ہیں جو دل سے خدائے واحد اور آخری دن پر ایمان لا چکے ہیں۔ جوارح سے نمازوں کی اقامت میں مشغول رہتے ہیں، اموال سے باقاعدہ زکوۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے

سوا کسی سے نہیں ڈرتے اس لیے مساجد کی حفاظت اور تطہیر کی خاطر جہاد کے لیے تیار رہتے ہیں۔

آیت کریمہ سے یہ بھی بصراحت معلوم ہو رہا ہے کہ مساجد کی تعمیر کرنا کسی کے ایمان کی بڑی شہادت ہے۔ علامہ قرطبی اسی آیت کے ذیل میں رقمطراز ہیں۔

"دلیل علی ان الشهادة لعمار المسجد بالایمان صحیحة و قد قال بعض السلف اذا رایتم الرجل یعمر المسجد فحسنوا بہٖ الظن"۔ (10)

ترجمہ:"آیت کریمہ اس امر پر دلیل ہے کہ مساجد کی تعمیر کرنے والوں کے ایمان کی شہادت صحیح اور درست ہے اس لیے بعض سلف کا قول ہے جب تم دیکھو کہ کوئی شخص مسجد کی آبادکاری میں کوشاں ہو تو اس کے ساتھ حُسنِ ظن رکھو"۔

مساجد کو پاک صاف رکھنا جس طرح بیت اللہ کا تمام ظاہری اور باطنی نجاسات سے پاک رکھنا ضروری ہے، اسی طرح تمام مساجد کو بھی پاک رکھنا واجب ہے۔ مساجد میں داخل ہونے والوں پر لازم ہے کہ اپنے بدن اور کپڑوں کو بھی تمام نجاسات اور بدبو کی چیزوں سے پاک صاف رکھیں۔ اپنے دلوں کو شرک و نفاق اور تمام اخلاق رذیلہ، تکبر، حسد، بغض، حرص و ریاء وغیرہ کی نجاسات سے پاک کر کے داخل ہوں۔

بدبودار چیز کھا کر مسجد میں آنے کی ممانعت

عَنْ جابرؓ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ من اَكَلَ مِن هٰذِهِ الشَّجرَةِ المُنْتِنَةِ فَلا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَاِنَّ المَلَائِكَةَ تَتَا ذّٰی مِنْهُ لانسُ"۔ (11)

ترجمہ:"حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اس بدبودار درخت (پیاز یا لہسن) سے کھائے وہ ہماری مسجد میں نہ آئے۔ کیونکہ جس چیز سے آدمیوں کو تکلیف ہوتی ہے اس سے فرشتوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے"۔

مسجدوں کی دینی عظمت اور حق تعالیٰ کے ساتھ ان کی خاص نسبت کا ایک حق یہ بھی ہے کہ ہر قسم کی بدبو سے ان کی حفاظت کی جائے۔ حضور ﷺ کے زمانے میں لوگ ان کو کچا بھی کھاتے تھے۔ اس لیے آپ ﷺ نے حکم دیا کہ ان کو کھا کر کوئی آدمی مسجد میں نہ آئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس چیز سے سلیم الطبع آدمیوں کو اذیّت ہوتی ہے اس سے اللہ کے فرشتوں کو بھی اذیّت ہوتی ہے۔

ایک دوسری حدیث میں صراحت کے ساتھ پیاز اور لہسن دونوں کا نام لے کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان کو کھا کر کوئی ہماری مسجد میں نہ آیا کرے۔ اگر کسی کو یہ چیزیں کھانی ہوں تو وہ پکا کر ان کی بدبو زائل کر لیا کرے۔

مسجدوں میں شعر بازی اور خرید و فروخت کی ممانعت

مسجدوں کی دینی عظمت کا یہ بھی حق ہے کہ جو مشغلے اللہ کی عبادت سے اور دین سے قریبی تعلق نہ رکھتے ہوں وہ اگرچہ فی نفسہٖ جائز ہوں (خواہ کاروباری ہوں جیسے تجارت سوداگری یا تفریحی ہوں جیسے مشاعرے اور ادبی مجلسیں) مسجدیں ان کے لیے استعمال نہ کی جائیں۔ چنانچہ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

عَن عَمرو بنِ شُعَيب عَن اَبِيْهٖ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ نَهٰى رسول الله ﷺ عَنْ تَنَا شُدِ الاشعَارِ فِی المسجد وَعَن البيع وَالاِشتَرَاءِ فيه وَاَنْ يَتَحَلَّقَ النَّاسُ يَوْمَ الجُمُعَةِ قَبْلَ الصّلوٰةِ فِی المَسْجِدِ۔ (12)

ترجمہ:"عمرو بن شعیب روایت کرتے ہیں اپنے والد شعیب سے اور وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجدوں میں شعر بازی کرنے سے اور خرید و فروخت کرنے سے منع فرمایا اور اس سے منع فرمایا کہ جمعہ کے دن مسجد میں نماز سے پہلے لوگ حلقے بنا بنا کر بیٹھیں"۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

اشعار سے مراد ایسے اشعار ہیں جن میں فحش کذب اور لادینیت ہو۔

جمعہ کے دن نماز سے پہلے اپنے حلقے بنا کر بیٹھنے کی ممانعت

حدیث کے آخری حصہ میں جمعہ کے دن سے متعلق ہے اس کا منشاء اور مطلب بظاہر یہ ہے کہ جو لوگ جمعہ کے دن نماز کے لیے پہلے سے مسجد پہنچ جائیں ان کو چاہئیے کہ وہ نماز تک یکسوئی کے ساتھ ذکر و عبادت اور دُعا جیسے اشغال میں مشغول رہیں۔ اپنے الگ الگ حلقے اور مجلسیں قائم نہ کریں۔

چھوٹے بچوں سے اور شور و شغب وغیرہ سے مسجدوں کی حفاظت

عَنْ وَاثِلَةَ قَالَ: قَالَ رسول الله ﷺ جَنِّبُوا مَسَاجِدَ كُمْ صِبْيَانَكُمْ وَ شِرَاءَكُمْ وَ بَيْعَكُم وَ خصُوماتِكُم وَرَفعِ اَصْوَاتِكُمْ وَاِقَامَةِ حُدُوْدِكُمْ وَسَلِّ سُيُوْفِكُمْ ۔ (13)

ترجمہ: "حضرت واثلہ بن الاسقعؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی مسجدوں سے دُور اور الگ رکھو اپنے چھوٹے بچوں کو اور دیوانوں کو اور اسی طرح مسجدوں سے الگ اور دور رکھو اپنی خرید و فروخت کو اور اپنے باہمی جھگڑوں کو اور اپنے شور و شغب کو اور حدوں کے قائم کرنے کو اور تلواروں کو نیاموں سے نکالنے کو"۔

مسجدوں میں دنیا کی بات نہ کی جائے

عَنِ الحَسَنِ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رسول الله ﷺ یاتی عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ يَكُونُ حَدِيْثُهُمْ فِي مَسَاجِدِهِمِ فِیْ اَمْرِ دُنْیَا هُم فَلا تُجَالِسُوْهُمْ فَلَيْسَ للهِ فِيْهِم حَاجَةٌ ۔ (14)

ترجمہ: "حضرت حسن بصریؒ سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ مسجدوں میں لوگوں کی بات چیت اپنے دنیوی معاملات میں ہوا کرے گی، تمھیں چاہئیے کہ ان لوگوں کے پاس بھی نہ بیٹھو، اللہ کو ان لوگوں سے کوئی سروکار نہیں"۔

مسجد اللہ کا گھر ہے اس لیے اس کا حق ہے کہ اس میں ایسی باتیں نہ کی جائیں جن کا اللہ کی رضا طلبی سے اور دین سے کوئی تعلق نہ ہو۔ ہاں مسلمانوں کے اجتماعی اور ملّی مسائل کے بارے میں خواہ ان کا تعلق مسلمانوں کی زندگی کے کسی شعبہ سے ہو، مسجدوں میں مشورے کیے جاسکتے ہیں اور اس سلسلہ کے کاموں کے لیے مسجدوں کو استعمال کیا جاسکتا ہے۔ لیکن اس میں بھی مسجدوں کے عام آداب کا لحاظ ضروری ہوگا، نیز یہ بھی شرط ہوگی کہ یہ جو کچھ اللہ کی ہدایت کے تحت ہو اُس سے آزاد ہو کر نہ ہو۔

مسجدوں میں صفائی اور خوشبو کا حکم

عَن عَائشة قَالَتْ اَمَرَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِبِنَاءِ المَسجِدِ فِي الدُّوْرِوَ اَنْ يُنَظَّفَ ويُطَيَّبَ ۔ (15)

ترجمہ: "حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا محلوں میں مسجدیں بنانے کا اور یہ بھی حکم دیا کہ ان کی صفائی کا اور خوشبو کے استعمال کا اہتمام کیا جائے"۔

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو محلے اور آبادیاں دور دور ہوں جیسا کہ مدینہ منورہ کے قرب و جوار کی بستیوں کا حال تھا تو ضرورت کے مطابق وہاں مسجدیں بنائی جائیں اور ہر قسم کے کوڑے کرکٹ سے ان کی صفائی کا اور ان میں خوشبو کے استعمال کا انتظام کیا جائے۔ مسجدوں کی دینی عظمت اور اللہ تعالیٰ سے ان کی نسبت کا یہ بھی خاص حق ہے۔

حرف و سخن
HARF-O-SUKHAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

گم شدہ اشیاء کو مسجد میں تلاش کرنے کی ممانعت

گم شدہ اشیاء کی تلاش کے لیے مسجد میں اعلان سے منع کیا گیا ہے۔ چنانچہ حدیث میں فرمان نبوی ﷺ ہے:

عَنْ جابرؓقال جَاءَ رَجُلٌ يُنشِدُ ضَالَّةً فِي المسجد فَقَالَ لهُ رسول الله ﷺ خُذْ بِنِصَالِهَا قَالَ نعمْ۔ (16)

ترجمہ: "حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص مسجد میں اپنی چیز تلاش کرتا ہوا آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کرے تجھے وہ گم شدہ شے نہ ملے"۔

مساجد اللہ تعالیٰ کے ذکر و عبادت کے لیے بنائی گئیں ہیں نہ کہ کاروبار اور لین دین کے لئے بنائی گئی ہیں۔

مسجد میں داخل اور خارج ہوتے وقت کیا کہے

مسجد میں داخل اور خارج ہوتے وقت دُعا پڑھنی چاہیئے۔ یہ دُعا مسنون ہے۔ احادیث کی کتابوں میں موجود ہے۔ سنن نسائی کی روایت ہے:

عَنْ اَبی حمید وَ اَبی اُسَید يَقُوْلَانِ قَالَ رسول الله ﷺ اِذادَخَلَ اَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلیَقُلْ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحمَتِکَ وَاِذَا خَرَجَ فَلیَقُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ۔(17)

ترجمہ: "حضرت ابو حمید اور ابو اُسیدؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو وہ کہے: اے اللہ مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور جب وہ مسجد سے نکلے تو کہے، اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں"۔

مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرنا

مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرنے والا گویا نماز ہی کے حکم میں ہے۔ حدیث مبارک میں نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

عَنْ سَهل بن السَّاعِدِی يَقُوْلُ سَمِعْتُ رسول الله ﷺ يقولُ مَنْ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوة فَهُوَ فِي الصَّلٰوة ۔ (18)

ترجمہ: "حضرت ابو ھریرہؓ سے مروی ہے کہ؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک فرشتے تم میں سے اس شخص کے لیے دُعا کرتے ہیں جو نماز پڑھنے کی جگہ بیٹھا رہتا ہے۔ جب تک اس کا وضو نہ ٹوٹے۔ وہ کہتے رہتے ہیں اللہ اسے بخش دے یا اللہ اس پر رحم فرما"۔

یہ فضیلت عبادت خانے کی وجہ سے ہے۔

مسجد میں بیٹھ کر فرشتوں کی دُعائیں حاصل کرنا

جو شخص مسجد میں نماز کے لیے آتا ہے اور نماز پڑھنے کی جگہ بیٹھا رہتا ہے، فرشتے اس کے لیے دُعائیں کرتے رہتے ہیں۔ حدیث مبارک میں ہے:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃؓقَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنَّ الملائكة تُصَلِّیْ عَلٰی اَحَدِكُم مَا دَامَ فِیْ مُصَلَّاہُ الَّذِیْ صَلّٰی فِیْهِ مَا لَم یُحدِثْ اَللّٰهُمَّ اغفرلَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمهٗ۔ (19)

ترجمہ: "حضرت سہل بن ساعدیؓ سے مروی ہے آپؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا جو شخص مسجد میں نماز کا انتظار کرتا رہے وہ گویا نمازی ہے یعنی نماز کا انتظار کرنا بھی عبادت میں شامل ہے"۔

* مسجد میں داخل ہونے کے بعد تحیۃ المسجد پڑھی جائے۔ جماعت سے نمازیں پڑھی جائیں۔
* مسجدوں میں کسی بھی طرح کی بدبو منہ میں یا جسم میں یا کپڑوں میں لے کر آنے سے پرہیز کرنا چاہیئے
* مسجدوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا چاہیئے۔ قرآن مجید کی تعلیم ہو دینی باتیں سکھائی اور پڑھائی جائیں۔

حرف و سخن
HARF-O-SUKHAN
Urdu Research Journal of PAKISTAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

* مسجدوں میں تجارت وکاروبار اور شور وشغب ممنوع ہے۔ مسجدوں میں لغو کام کرنے اور لغو کلام کرنے سے منع کیا گیا ہے۔
* مسجد میں آواز بلند نہ کرو۔
* مسجد میں دنیوی باتیں نہ کرو۔
* مسجد میں تھوکنے، ناک صاف کرنے سے پرہیز کرو۔
* مسجد میں انگلیاں نہ چٹخائی جائیں۔
* مسجد میں چھوٹے بچے اور مجنوں کو ساتھ نہ لے جایا جائے۔
* مساجد کو نجاستوں اور گندی چیزوں سے پاک رکھنا چاہئیے۔
* لہسن یا پیاز کھا کر بغیر منہ صاف کیے ہوئے مسجد میں آنا منع ہے۔
* سگریٹ، حقہ، پان کا تمباکو کھا کر مسجد میں جانے سے منع کیا گیا ہے۔
* مسجد میں مٹی کا تیل جلانا جس سے بدبو ہوتی ہے، منع ہے۔
* جس شخص کو کوئی ایسی بیماری ہو کہ اس کے پاس کھڑے ہونے والوں کو اس سے تکلیف پہنچے اُس کو خود چاہئے کہ جب تک ایسی بیماری میں ہے، نماز گھر میں پڑھے۔
* مسجدوں میں اللہ تعالیٰ کی تعظیم کرنی چاہئیے۔
* مساجد کو نمازوں سے، ذکر سے، تلاوت سے، تعلیمی حلقوں سے، تدریس قرآن سے آباد رکھا جائے۔
* مسجدوں میں اعتکاف کرنا چاہیے۔
* مسجد میں قبیح اشعار پڑھنا مکروہ ہے، مگر حمد ونعت اور نصیحت آمیز اشعار کی اجازت ہے۔ جبکہ ذاکر و نمازی کا حرج نہ ہو۔(20)
* دنیا کا جو بھی کام ہو مسجد میں کرنا مکروہ ہے۔(21)
* مسجد میں جنازہ کی نماز مکروہ ہے۔(22)
* ہر طرح کی بدبو سے مسجد کو محفوظ رکھنا واجب ہے۔(23)
* جن مصلّوں پر اللہ تعالیٰ کے نام ہوں ان کا بچھانا اور استعمال کرنا مکروہ تحریمی ہے۔(24)
* مسجد کی چھت پر وطی، پیشاب اور پائخانہ مکروہ تحریمی ہے۔(25)
* مسجد میں قبلہ رُخ بیٹھنا مستحب ہے۔ قبلہ کی طرف پیر پھیلانا مکروہ ہے۔(26)
* مسجد میں نمازی کی گردن پھلانگنا مکروہ ہے۔(27)
* مسجد میں کسی ایک جگہ کو اپنے لیے مخصوص کرلینا مکروہ ہے۔(28)
* مسجد میں جُنبی، حائضہ اور نفاس والی عورت کا داخل ہونا حرام ہے۔(29)
* اخراج ریح مسجد میں نہ ہو، خروج ریح کے وقت ادب یہ ہے کہ مسجد سے نکل جائے۔ بے وضو مسجد میں داخل ہونا جائز ہے۔(30)
* مسجد میں بیٹھ کر فصل مقدمات، درس اور فتویٰ دینا جائز ہے۔(31)
* عید گاہ، جنازہ گاہ کی تعظیم و تکریم مسجد جیسی کرنی چاہئیے۔ پیشاب و پائخانہ اور وطی سے بچنا چاہئیے۔(32)

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

عصری صورت حال

آجکل مساجد میں ظاہری زیب و زینت پر زیادہ توجہ دی جارہی ہے۔ اصل عبادت کی روح میں کمی آرہی ہے۔ نمازیوں میں خشوع و خضوع کا فقدان ہے۔ نماز کو اقامت صلوٰۃ کے مفہوم کے مطابق بجالایا جائے۔ نماز کے فرائض، واجبات، سنن، مستحبات کی رعایت رکھ کر ادا کیا جائے۔ نمازوں کو احسان کی کیفیت سے پڑھا جائے۔ نماز میں کم از کم اتنا خیال تو رہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے۔ آجکل مسجدوں کی ظاہری آبادی ہی رہ گئی ہے۔ خوبصورت قالین، جھاڑ، فانوس، در و دیوار پر پھول دار نقشے، چمکدار فرش وغیرہ وغیرہ، ان چیزوں میں بڑھ چڑھ کر مقابلہ میں حصہ لیا جاتا ہے اور نمازوں میں حاضری اور تلاوت اور نمازوں کے انتظار میں بیٹھے رہنے کی طرف توجہ نہیں دی جاتی اور یہ ظاہری زیب و زینت کی چیزیں شرعاً پسندیدہ بھی نہیں ہیں کیونکہ ان سے نمازوں کے خشوع و خضوع میں فرق آتا ہے۔ حدیث رسول اللہ ﷺ ہے:

عَنْ اَنَسٍؓ قال: قالَ رسول الله ﷺ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ اَنْ یَّتَبَاھَی النَّاسُ فِی المساجد۔ (33)

ترجمہ: "حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مسجدوں کے بارہ میں لوگ ایک دوسرے کے مقابلہ میں فخر و مباہات کرنے لگیں گے"۔

قیامت کی نشانیوں میں سے بعض تو وہ ہیں جو اس کے بالکل قریب ظاہر ہوں گی جیسے خروج دجال اور آفتاب کا مغرب کی سمت سے طلوع ہونا وغیرہ وغیرہ۔ اور بعض وہ ہیں جو قیامت سے پہلے کسی نہ کسی وقت ظاہر ہوں گی۔ رسول اللہ ﷺ نے امت میں پیدا ہونے والی جن خرابیوں اور جن فتنوں کو قیامت کی نشانیوں میں سے بتایا ہے وہ اکثر اسی قسم کی ہیں اور مسجدوں میں فخر و مباہات بھی انہیں میں سے ہے اور مسلمان اب سے بہت پہلے اس میں مبتلا ہو چکے ہیں۔

ایک حدیث میں مسجدوں کی زیب و زینت پر توجہ دینے والوں کے بارے میں فرمایا ہے:

"مساجدھم عَامِرَۃٌ وَھِیَ خَرَابٌ مِنَ الھُدٰی"۔ (34)

ترجمہ: "اُن کی مسجدیں آباد ہوں گی اور ہدایت کے اعتبار سے ویران ہوں گی"۔

مسجدوں کی ظاہری شان و شوکت اور ٹیپ ٹاپ پسندیدہ نہیں ہیں۔ سنن ابی داؤدؒ میں روایت ہے:

عَنْ اِبنِ عَباسٍؓ قَال : قالَ رسول الله ﷺ مَا اُمِرْتُ بتَشِیید المساجدِ قَالَ ابن عباسٍؓ لَتُزخرِفُنَّھَا کَمَا زَخرَفَتِ الیَھُودُوالنَّصَارٰی۔ (35)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مجھے اللہ کی طرف سے حکم نہیں دیا گیا ہے مسجدوں کو بلند اور شاندار بنانے کا (یہ حدیث بیان فرمانے کے بعد) حدیث کے راوی عبداللہ ابن عباسؓ نے (بطور پیشن گوئی) فرمایا کہ یقیناً تم لوگ اپنی مسجدوں کی آرائش و زیبائش اس طرح کرنے لگو گے جس طرح یہود و نصاریٰ نے اپنی عبادت گاہوں کی کی ہے"۔

رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد " **مَا اُمِرْتُ بتَشِیید المساجدِ** " کا منشا اور اس کی روح یہ ہے کہ مسجدوں میں ظاہری شان و شوکت اور ٹیپ ٹاپ مطلوب اور محمود نہیں ہے بلکہ ان کے لیے سادگی ہی مناسب اور پسندیدہ ہے۔ بے فائدہ پھول پتیوں سے اجتناب ضروری ہے، جو فضول خرچی اور اسراف میں داخل ہے اور جس کی قرآن نے قباحت بیان کی ہے۔ اولیٰ یہ ہے کہ مسجد کی دیوار مضبوط، بقدر ضرورت خوبصورت اور سادہ ہو۔ ان پر کچھ لکھا ہوا بھی نہ ہو۔ صاحب بحر الرائق لکھتے ہیں:

وَ الاَوْلٰی اَنْ تَکُوْنَ حِیْطَانُ الْمَسْجِدِ اَبْیَضَ غَیْرَ مَنقُوشَۃٍ وَلَا مَکْتُوْبٍ عَلَیھَا وَ یُکرَہُ اَنْ تَکُوْنَ مَنقُوشَۃً بِصُوَرٍ اَوْ کِتَابَۃٍ۔ (36)

ترجمہ: "اور اچھا یہ ہے کہ مسجد کی دیواریں سفید اور نقش ونگار سے پاک ہوں۔ اُن پر لکھا ہوا کچھ نہ ہو، صور و کتابت سے منقش کرنا مکروہ ہے"۔

حضرت شاہ عبد العزیزؒ فرماتے ہیں

"تعمیر مسجد میں احتیاط سے کام لیں کہ اس کی دیواروں اور چھتوں پر سونے کا پانی نہ چڑھائیں اور نہ پھول پتیوں سے آراستہ بنائیں، اور نہ نیلے رنگ وغیرہ سے رنگین کریں کیونکہ اس طرح کی چیزیں مسجد کو تماشاگاہ کے درجہ میں کر دیتی ہیں اور یہی وجہ ہے کہ امیر المؤمنین فاروق اعظمؓ نے مسجد نبوی ﷺ کی تجدیداتِ عمارت کے وقت تاکید کر دی تھی کہ "مسجد ایسی ہو جو لوگوں کی بارش وغیرہ سے حفاظت کرے۔ خبردار! سُرخ و زرد رنگوں سے رنگین مت بنانا کہ لوگ فتنہ میں مبتلا ہو جائیں"۔(37)

خلاصہ بحث

عصرِ حاضر میں جبکہ مسلمان مالی اعتبار سے تباہی و بربادی کے کنارے پہنچ چکے ہیں، فقر و فاقہ نے ان کے گھروں میں ڈیرہ ڈال رکھا ہے۔ فقراء و مساکین کی بہتات ہے، یتیموں اور بیواؤں کا کوئی پرسان حال نہیں۔ غریب بچوں کی مذہبی تعلیم مشکل ہو رہی ہے، دینی اور علمی ادارے نزع کے عالم میں ہیں اور فقر و فاقہ کی تقریباً ہر جگہ شکایت ہے، مسجدوں میں بے فائدہ پھول پتیوں پر روپے صرف کرنا قرین عقل نہیں ہے۔ بلاشبہ پہلے مسلمانوں نے مسجدوں پر بہت خرچ کیا مگر وہ ہمارے لیے کوئی دلیل نہیں بن سکتی ہے۔ پھر یہ کہ وہ مالی اعتبار سے ہم سے بہت بڑھے ہوئے تھے۔ زر و جواہر کے اُن کے پاس ڈھیر تھے، مسلمانوں میں فقر و فاقہ اور افلاس کی یہ عام وبا نہ تھی۔ پھر آپ غور کریں تو معلوم ہو گا کہ عملی طور پر بھی زینت کے رواج کے ساتھ مسجد ویران ہوتی گئی، مسجد کی گلکاری بڑھی مگر دل کی گلکاری ختم ہو گئی اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بچے کھچے نمازیوں کے سینوں میں بھی خشوع و خضوع کا سرچشمہ خشک ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حوالہ جات(References)

1. الجن:18
2. آل عمران:96
3. قشیری، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم ، کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ ، ناشر: قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی، سن اشاعت: 1965ء، جلد اول، ص 199ء
4. قشیری، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم ، باب فضل الجلوس فی مصلاہ بعد الصبح و فضل المساجد، جلد 1، ص 464
5. قشیری، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم ، باب فضل اخفاء الصدقۃ، ناشر: قدیمی کتب خان، آرام باغ کراچی، سن اشاعت 1965ء، جلد اول، ص 331
6. ایضاً
7. بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، کتاب الصلوٰۃ ، باب من بنٰی مسجدًا ، قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی
8. التوبۃ : 18
9. ایضاً
10. قرطبی، ابو عبداللہ، محمد بن احمد، ابو بکر ، تفسیر الجامع لاحکام، دار الکتب العربیہ مصر ،1364ھ، جلد 8، ص 9
11. قشیری، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم ، باب من اکل ثوماً او بَصَلاً اَوْ کُراثاً"، ناشر: قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی، سن اشاعت: 1965، جلد اول، ص 209

12. نسائی ، امام احمد بن شعیب، سنن نسائی، النھی عن البیع والشراء، فرید بک سٹال، س۔ن، جلد 1، ص 219
13. ابن ماجه ، محمد بن یزید قزوینی، سنن ابن ماجه، دار الغرب الاسلامی بیروت ، س۔ن
14. شعب الایمان للبیہقی
15. سجستانی ، سلیمان بن اشعث، سنن ابی داؤد، باب اتخاذ المساجد فی الدور، ناشر: کتب خانه مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی، س۔ن، جلد اول، ص 66
16. نسائی ، امام احمد بن شعیب ، سنن نسائی، ناشر :فرید بُک سٹال، اُردو بازار لاہور، س۔ن، جلد 1، ص 220
17. ایضاً، جلد 1، ص 225
18. ایضاً
19. شامی، ابن عابدین، محمد امین بن عمر ، رد المحتار ، کتاب الصلوٰۃ ، باب ما یفسد الصلوٰۃ و ما یکرہ فیھا، مطلب فی انشاد الشعر ، ج2، ص 524523
20. الفتاویٰ الھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، باب آداب المسجد والقبلۃ والمصحف، جلد 5، ص 396
21. ابن نجیم ،زین العابدین ابراہیم ،البحر الرائق، کتاب الوقف، فصل فی احکام المسجد ، جلد 5، ص 421
22. غنیۃ المستملی: فصل فی احکام المسجد، جلد 1، ص529
23. الفتاویٰ الھندیه: کتاب الصلاۃ ، باب فیما یفسد الصلاۃ و ما یکرہ فیھا، ج1، ص 122
24. ابن عابدین، علامه محمد امین بن عمر ، الشّھیر ، رد المحتار، کتاب الوقف، مطلب فی احکام المسجد ، ج6، ص 550
25. الفتاویٰ الھندیه: کتاب الصلاۃ ، باب فیما یفسد الصلاۃ و ما یکرہ فیھا، ج1، ص 122
26. قاسمی، جمال الدین ،اصلاح المساجد من البدع والفوائد، الباب السابع فی بدع شتی ،ص 263
27. الفتاویٰ الھندیه، کتاب الکراھیۃ، باب آداب المساجد، جلد 5، ص 397
28. شامی، ابن عابدین، محمد امین بن عمر ، رد المحتار، کتاب الصلوٰۃ ، باب ما یفسد الصلوٰۃ و ما یکرہ فیھا، مطلب فی انشاد الشعر ، ج2،ص 527
29. ایضاً،جلد 2، ص 517
30. الفتاویٰ الھندیه، جلد 5، ص 395
31. حاشیۃ الطحاوی علی الدر المختار، کتاب الصلوٰۃ، باب ما یفسد الصلوٰۃ وما یکرہ فیھا، جلد 1۔ ص277
32. سجستانی ، سلیمان بن اشعث، سنن ابی داؤد، باب اتخاذ المساجد فی الدور، ناشر: کتب خانه مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی، س۔ن، جلد اول، ص 65
33. خطیب محمد بن عبد اللہ، ولی الدین مشکوٰۃ المصابیح، اسلامی کتب خانه اُردوبازار لاہور، 2009ء، جلد 1، ص 38
34. سجستانی ، سلیمان بن اشعث، سنن ابی داؤد، باب اتخاذ المساجد فی الدور، ناشر: کتب خانه مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی، س۔ن، جلد اول، ص 65
35. ابن نجیم ،زین العابدین بن ابراہیم ، البحر الرائق، کتاب الوقف ، جلد 5، ص 271
36. تفسیر عزیزی ، سورۃ بقرہ: 114، جلد 1، ص 521